جلد ۲۹ | ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش | ۸ محرم ۱۳۶۰ھ | ۵ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۸

مبائعین کے متعلق غیر مبائعین کا طریق عمل

مولوی محمد علی صاحب جماعت مبائعین کے متعلق ہی نہیں۔ بلکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق جس قسم کی خوش کلامی سے کام لینے کے عادی ہیں۔ اس کا نمونہ پچھلے ہی دنوں ان کی ایک تحریر سے پیش کیا گیا تھا جس میں مولوی صاحب نے قبولیت دُعا کے مسئلہ پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے خواہ مخواہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق یہاں تک لکھا تھا۔ کہ :۔

۱ "اس کے متعلق ہر شخص یہی کہنے پر مجبور ہے کہ اُسے اپنے حواس پر قابو نہیں"

۲ " اللہ اکبر۔ یہ کیسا ظالم انسان ہے"

۳ " خلیفہ خود ہی خدا ہے۔ اور خدا بھی ایسا جس کے نزدیک عدل و انصاف کی کوئی وقعت نہیں"

۴ " خلیفہ صاحب بھیگی بلی بنے بیٹھے ہیں۔ کیوں اس لئے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے"

۵ " گندگی پر منہ مارنے کے سوا اور کچھ نہیں جس کی قسمت میں یہ ہو۔ اللہ تعالےٰ ہی اس کو اس سے باہر نکالے۔ تو نکالے۔ کسی انسان کے اختیار کی یہ بات نہیں"

جب جماعت احمدیہ کے امام اور مقتدا کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا طرز تحریر یہ ہو۔ تو انہیں "امیر قوم" ماننے والے جو کچھ بھی کہیں۔ قابل تعجب نہیں۔ چنانچہ گزشتہ چند ماہ کے عرصہ میں بھی ان کے اخبار "پیغام صلح" نے ان کے کئی ایک ہوا خواہوں کی ایسی دل آزار اور رنج افزا تحریریں شائع کی ہیں۔ جو بہت تکلیف دہ ہیں۔ مگر باوجود اس طرز عمل کے مولوی محمد علی صاحب اور "پیغام صلح" یہ بھی کہتے جاتے ہیں۔ کہ "ہمارے قادیانی دوست ہمارے متعلق سخت کلامی کرتے اور بُرا بھلا کہتے رہتے ہیں" اور نہ صرف یہی۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب نے تو اپنے ایک خطبہ میں "قادیانی جماعت کے متعلق ہمارا طرز عمل کیا ہونا چاہیئے" کی تشریح کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ :۔

"بعض دوست کہتے ہیں۔ کہ رواداری دو طرفہ ہونی چاہیئے۔ یہ کیا کہ قادیان والے ہمیں گالیاں دیتے رہیں۔ ہم پر جھوٹے الزام لگاتے جائیں۔ اور ہم خاموش بیٹھے رہیں۔ اور اس کے جواب میں سچی باتیں بھی نہ کہیں۔ اور سچے واقعات کا بھی اظہار نہ کریں۔ انہیں میں کہتا ہوں کہ رواداری دو طرفہ ہی نہیں۔ یک طرفہ بھی ہوتی ہے۔ گو یہ مشکل ہے۔ لیکن ہمیں یہی کر کے دکھلانی چاہیئے۔ اور اگر صبر اور برداشت سے کام لیا جائے۔ تو یہ کچھ مشکل بھی نہیں بے شک قادیانی دوست ہمیں بُرا کہتے ہیں ہمیں بدترین اقوام قرار دیتے ہیں۔ دیتے رہیں۔ ہمارا طرز عمل ان کے ساتھ محبت و اخلاق اور رواداری ہی کا ہونا چاہیئے" (پیغام صلح ۲۷۔ جنوری ۱۹۴۱ء)

گویا "قادیان والے" تو غیر مبائعین کو گالیاں دیتے۔ اور جھوٹے الزام لگاتے رہتے ہیں۔ مگر غیر مبائعین بالکل خاموش بیٹھے ہیں حتیٰ کہ جواب میں سچی باتیں اور سچے واقعات کا بھی اظہار نہیں کرتے۔ مولوی محمد علی صاحب اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ بے شک قادیانی دوست ہمیں بُرا کہتے ہیں۔ مگر ہمیں ان کے ساتھ محبت اور اخلاق کا ہی سلوک کرنا چاہیئے۔

مگر اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے کہ مبائعین اور غیر مبائعین کا ایک دوسرے کے متعلق طرز عمل کیا ہے چونکہ آسان اور نتیجہ خیز طریق یہ ہے کہ گزشتہ ایک دو ماہ کی تحریریں دیکھ لی جائیں۔ اس لئے ہم ذیل میں "پیغام صلح" کے چند اقتباسات پیش کرتے ہوئے خواہش کرتے ہیں۔ کہ "پیغام صلح" بھی اسی عرصہ کے وہ الفاظ پیش کر دے۔ جن کے متعلق اسے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو شکایت ہو۔ تاکہ دونوں فریق کے طریق عمل میں موازنہ ہو سکے۔

"پیغام صلح" (۱۲۔ دسمبر) میں لکھا گیا :۔

۱ " جو شخص خلافت محمودیہ اور اس کے مسلمات پر ایمان نہ لائے۔ وہ کافر۔ اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے"

حالانکہ یہ سراسر بہتان اور افتراء ہے۔ جس کا کوئی ثبوت "پیغام صلح" پیش نہیں کر سکتا۔

۲ ۔ اسی پرچہ میں لکھا ہے :۔

"محمود احمد کے سامنے آنے کو عورت کی چال۔ یعنی عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر و دھوکہ دے کر سامنے آنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جس کا صاف یہ مطلب ہے۔ کہ جماعت کے اندر ایک فریب دہی۔ یا پوشیدہ مکر کے ذریعہ خلافت قائم کی جائے گی"

۳ ۔ " جناب میاں صاحب نے خلافت کے لئے کیا کیا زنانہ چالیں چلیں"

۴ " پیر پرستی کی لعنت عقل و فکر پر ایسا ہاتھ صاف کر دیتی ہے۔ کہ آنکھ رکھتے ہوئے کچھ نظر نہیں آتا"

۵ " کوئی مسلمان اور حقیقی احمدی بھی وہاں (قادیان میں) محفوظ نہیں۔ جب تک وہ خلافت محمودیہ کی سیادت اور حکومت کی متابعت اختیار نہ کرے۔ اور بعض پر تو عرصۂ حیات بھی تنگ ہو رہا ہے۔ اور بعض احمدی قتل بھی ہو چکے ہیں"

یہ صرف ایک پرچہ کے چند اقتباسات ہیں۔ اس کے بعد ۱۷ دسمبر کے پرچہ کے اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

(۶) "اگر ان (مبایعین) کا آدم یعنی خلیفہ خاکی نہیں تو ان کا فرض ہے۔ کہ وہ ان کو ناری بنائیں۔ اور خود ان کی ذریت میں شامل رہیں۔"

(۷) "غالی نگری کے بھکاری اور عقل و فکر کے کورے"

(۸) "اگر اس کی عقل کے خانہ میں صفر تھا تو چاہیئے تھا۔ کہ غالی نگری (قادیان) کے کسی گانٹھ کے پکے پر ہول شکم اور عریض سینہ والے سے مشورہ لے لیتا۔"

(۹) "اگر ذبیح صاحب کی مراد یہ ہے کہ خلیفہ صاحب کے مرید ان کی خدمت میں اپنی بیٹیاں پیش کیا کریں۔ تو چشم ما روشن دل ماشاد کئے جایئے تمہیں ڈر کس کا ہے۔"

اسی سلسلہ میں ۳ جنوری کے "پیغام صلح" کے بھی چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

(۱۰) "ہمیں محمودی حضرات کے متعلق رونا تو یہی ہے۔ کہ ان کی قوت فیصلہ بالکل مفقود ہوگئی ہے۔ غلط و صحیح اور نیک و بد میں تمیز کی قابلیت اور اہلیت ہی ان میں باقی نہیں رہی۔ جو خلیفہ صاحب ارشاد فرمائیں، اسے اندھادھند آنکھیں بند کر کے مان لیتے ہیں۔"

(۱۱) "محض ضد، تعصب، دھڑا بندی اور دنیوی اغراض کے لئے انہوں نے تکفیر کا بازار گرم کر رکھا ہے۔"

معلوم نہیں مولوی محمد علی صاحب کی نظر سے "پیغام صلح" کے یہ الفاظ گزرے ہیں یا نہیں۔ اور اگر گزرے ہیں۔ تو وہ انہیں برے اور دلآزار سمجھتے ہیں یا نہیں۔ یہ ابھی غیر مبایعین کی خاموشی ہے۔ نہ معلوم اگر وہ مہر خاموشی توڑ دیں تو کیا کچھ کہیں۔

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی راہنمائی میں وہ غیر مبایعین جو وقتاً فوقتاً "پیغام صلح" کے صفحات میں نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ اور مبایعین کے خلاف خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ اس حد کو پہونچ چکے ہیں۔ کہ سخت سے سخت اور دل آزار سے دل آزار الفاظ استعمال کرتے ہوئے بھی اسے نہ صرف معمولی بات سمجھتے ہیں۔ بلکہ اپنی خاموشی کے مترادف قرار دیتے ہیں۔ کاش وہ صحیح معنوں میں دلآزار رویہ ترک کر کے معقولیت کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا کریں۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) رسول احمد صاحب ڈنگوی بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں (۲) سید ظہور احمد صاحب فیروز پور بعارضہ گردن توڑ بخار اور عبدالرزاق صاحب نے کان کے نیچے زخم کی وجہ سے اور پیر نصیر الدین صاحب نے پاؤں کا اپریشن کرایا ہے۔ (۳) محمود احمد صاحب انجنیئرنگ سکول رسول میں ٹریننگ لے رہے ہیں سب کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت مولوی ابوالفضل محمود صاحب کے ہاں ۱۶ صلح ۱۳۲۰ہش کو تیسرا لڑکا تولد ہوا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے ابوالظفر نام تجویز فرمایا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے نیک اور خادم دین بنائے۔ خاکسار رشید احمد چغتائی (۲) میرے بھائی بشیر احمد صاحب سنور کے ہاں اللہ تعالے کے فضل سے ۱۶ جنوری ۱۹۴۰ء کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے لئیق احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالے بچہ کو صاحب عمر اور خادم دین بنائے۔ خاکسار نور احمد

سپاس تعزیت میرے بڑے لڑکے عبدالاحد کی وفات پر جن احباب نے مجھے تعزیتی خطوط لکھے۔ اور مجھ سے اظہار ہمدردی کیا۔ میں ان کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالے انکو جزائے خیر دے۔ نیز درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد عبدالصمد انچولی

دعائے مغفرت سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب بنگہ ضلع جالندھر کی والدہ صاحبہ ۲۰ جنوری کو بقضائے الٰہی فوت ہوگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار شریف احمد

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ تبلیغ ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مع اہلبیت و خدام چھ بجے شام لاہور سے تشریف لے آئے۔ الحمد للہ نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکائت زیادہ ہے۔ نیز سر درد بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان کے درد کے علاوہ چکروں کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حرم اول و حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بیرسٹرایٹ لاء ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ہاں صاحبزادی کی ولادت پر آج مقامی دفاتر و مدارس میں تعطیل کی گئی۔

خدام الاحمدیہ کا انعامی تقریری مقابلہ

امسال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی تقریب پر تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ایک انعامی تقریری مقابلہ کرایا جائے۔ اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل دو موضوع مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) اہمیت ایثار (۲) برکات استقلال

تمام بیرونی مجالس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس مقابلہ کے لئے ۱۵ فروری تک اپنے اپنے نمائندگان کے نام بھیجدیں۔ ہر مجلس کو ایک نمائندہ بھیجنے کا اختیار ہے۔ اس مقابلہ میں اول اور دوم رہنے والوں کو بیش قیمت اور مفید انعام بھی دیا جائے گا۔ نمائندگان کو کثرت سے اس مقابلہ میں شمولیت کرنی چاہیئے۔ محمد ابراہیم مہتمم ایثار و استقلال خدام الاحمدیہ قادیان

اکابر غیر مبایعین سے گفتگو

نظارت دعوت و تبلیغ نے مبلغین کا ایک وفد لاہور میں تبلیغی دورہ کے لئے بھیجا تھا۔ اس وفد نے جہاں جماعت احمدیہ کے تمام حلقوں اور احباب تک پہونچ کر تبلیغ کے متعلق بیداری پیدا کرنے کی پوری کوشش کی۔ دوستوں سے تبلیغ کے لئے وقت وقف کرنے اور غیر احمدیوں کو سلسلہ میں داخل کرنے کی پوری سعی کے لئے اقرار لئے۔ وہاں وقت کی گنجائش کے مطابق عام تبلیغ بھی کی۔ بھاٹی دروازہ میں "زندہ مذہب" کے عنوان پر میرا ایک پبلک لیکچر ہوا۔ برہمو سماج کی کانفرنس میں "روح مذہب" پر خاکسار نے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی پر مولوی محمد سلیم صاحب نے تقریر کی۔ حلقہ جات میں دوسرے ممبران وفد شیخ عبدالقادر صاحب اور مولوی محمد احمد صاحب بھی تقریریں کرتے رہے۔ انفرادی طور پر غیر احمدیوں اور غیر مبایعین سے گفتگو ہوئی۔ اکابر غیر مبایعین میں سے جناب مولوی محمد علی صاحب۔ جناب مولوی صدرالدین صاحب اور میاں محمد صادق صاحب و مولوی اختر حسین صاحب گیلانی سے جو گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ آئندہ اشاعتوں میں درج ہوگا۔ کیونکہ وہ بہت دلچسپ ہے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

ایک لائبریری کے لئے الفضل کی ضرورت

بھدرواہ ریاست جموں کی جماعت نے خواہش کی ہے۔ کہ کوئی مستطیع دوست ان کی لائبریری کے نام اخبار جاری کرادیں۔ یہ جماعت بہت غریب ہے۔ اس لئے جو دوست اخبار جاری کرا کر ثواب حاصل کرنا چاہیں۔ وہ اس اعلان کے حوالہ سے رقم ارسال فرمادیں۔ (مینجر)

موجودہ جنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کے نشانات

۳۱- جنوری ۱۹۴۱ء کو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حسب ذیل خطبۂ جمعہ پڑھا۔

درخواستِ دُعا

پہلے تو میں احباب سے ایک دُعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحب حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لاہور تشریف لے گئی تھیں۔ جہاں بہت بیمار ہو گئی ہیں۔ گزشتہ رات آپ کو ۵ ر ۱۰۶ درجہ تک بخار ہو گیا یہاں ان کی حالت وہاں کی نسبت اچھی تھی مگر گزشتہ رات حرارت زیادہ رہی۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پہلے ارادہ کے مطابق جمعہ کے لئے یہاں تشریف لانا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ام ناصر احمد صاحب کی علالت کی وجہ سے حضور تشریف نہیں لا سکے۔ پس احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلدی صحت عطا فرمائے:۔ (الحمد للہ کہ اب پہلے کی نسبت آرام ہے)

خدا تعالےٰ کے نشانات

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ سنریھم اٰیاتنا فی الاٰفاق و فی انفسھم حتّٰی یتبیّن لھم انہ الحق (حٰم السجدہ ع ۶) کہ ہم لوگوں کو نشان دکھائیں گے۔ آفاق میں بھی اور ان کے نفسوں میں بھی۔ یعنی خود یہ لوگ بھی اپنے اندر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نشان دیکھیں گے۔ اور دُور دراز اور اپنے قرب و جوار میں بھی نشان دیکھیں گے۔ کہ جس سے ان پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ یہ ان کی طرف اللہ تعالےٰ کے حضور سے حق نازل کیا گیا ہے اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سچے رسُول ہیں:۔

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے نشانات

خدا تعالےٰ کی یہ سنت اُس کے تمام فرستادوں کے حق میں یکساں طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس آیتِ قرآنی کے مصداق ہیں۔ یہاں بھی آپ کی صداقت کے نشان لوگوں نے اپنے نفسوں میں دیکھے۔ جیسا کہ طاعون پڑی۔ تو ہر ایک نے اس کو دیکھا۔ کہ اس کے گھر میں۔ یا اس کے آس پاس اس مرض نے کیا آفت برپا کی۔ زلزلے آئے۔ تو لوگوں نے تباہی دیکھی۔ جو مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل آئے۔ ذلیل ہُوئے کسی نے مباہلہ کیا۔ تو وُہ رسوا ہُوا۔ اور جو آپ کی اہانت کے خواہاں اور اس کے لئے کوشاں تھے۔ انہوں نے خود اپنی ذلّت اور خواری کو دیکھ لیا۔ غرض ہر طرح لوگوں نے آپ کی صداقت کے نشانات دیکھے۔ اور جس طرح آپ کے مطاع حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نشان لوگ دیکھتے تھے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب کے لئے خدا تعالےٰ نے نشانات دکھائے:۔

موجُودہ جنگ

ان میں سے وُہ نشانات جو ہم اس وقت دیکھ رہے ہیں۔ وُہ موجُودہ جنگ ہے۔ جو یورپ و افریقہ وغیرہ ملکوں میں ہو رہی ہے۔ یہ حضُور علیہ السلام کی صداقت کا کس طرح نشان ہے؟ اوّل تو اس لئے کہ مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق پہلے نبیوں نے بتایا تھا۔ کہ دُنیا پر ایسی خطرناک تباہی اور ابتری آئے گی۔ کہ جب سے دُنیا ہُوئی۔ زمین و آسمان بنا اور حضرت آدم علیہ السلام ہُوئے۔ تب سے ایسی تباہی دُنیا پر کبھی نہ آئی ہو گی۔ اس کو دانیال نبی نے بیان کیا۔ اور مسیح علیہ السلام نے بھی اپنی دوبارہ آمد کی خبروں میں اس تباہی کی پیشگوئی کو بار بار دوہرایا۔ سو اس تباہی کا ان ایام میں ظاہر ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ایسی جنگ جیسی آج کل چھڑی ہُوئی ہے۔ کبھی دُنیا میں نہیں چھڑی۔ اور نہ اس قدر تباہی برپا ہُوئی۔ اور جو لوگ اخباروں میں اس کی تباہی کا حال پڑھتے ہیں۔ یا جو وہاں شریک ہیں۔ وُہ خوب جانتے ہیں۔ کہ یہ کیسی خطرناک تباہی ہے۔ اور یہ حضور کی صداقت کا ایسا نشان ہے۔ کہ جس کا کوئی مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا:۔

پھر اسے دانیال نبی نے ہی بیان نہیں کیا حضرت مسیح ؑ نے ہی بیان نہیں کیا۔ بلکہ احادیث میں بھی اس کی خبریں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہُوئی ملتی ہیں۔ اور پھر یہ بتانے کے لئے کہ یہ نشانات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہیں آپ نے بھی ایسے وقت میں جبکہ بالکل امن و امان تھا۔ اور کسی کے خیال میں بھی جنگ کی یہ آفت نہ آ سکتی تھی۔ اس کی پیشگوئی فرمائی۔ کہ ایسی ایسی دُنیا پر تباہی آئے گی۔ جس سے معلُوم ہُوا۔ کہ یہ خبریں جو دانیال کے ذریعہ حضرت مسیح کے ذریعہ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بتائی گئی تھیں۔ وُہ آپ ہی کے متعلق تھیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ نے پہلی کتب کے بیان کردہ نشانات دیکھ کر یہ پیشگوئی کر دی ہو گی۔ مگر یہ بھی تو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ بھی آپ کے اختیار میں تھا۔ کہ آپ ان خبروں کو لفظ بلفظ پُورا بھی کر لیتے اگر آپ نفس الواقعہ وُہ موعُود نہ ہوتے۔ تو آپ کے وقت میں یہ علامت کیوں پوری ہوتی۔ الغرض یہ ایک ایسا نشان آپ کی صداقت کا ہے۔ کہ جس کا کوئی مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا:۔

انگریزوں کی فتح کے لئے دُعا کا نشان

پھر اس نشان کے علاوہ اور بھی باتیں ہیں۔ جن سے آپ کی صداقت ان جنگوں کے ذریعہ ظاہر ہو رہی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ جب آپ نے اس جنگ کی خبروں کی پیشگوئی بتلائی۔ تو ساتھ ہی آپ انگریزوں کی فتح کی دُعا بھی کر دیتے ہیں۔ اور وُہ دُعا آپ کی پُوری ہوتی خود انگریزوں نے بھی دیکھ لی۔

گزشتہ جنگ میں جرمنی کی شکست

نیز اس جنگ میں آپ کی صداقت کی کئی اور بھی نشانیاں نظر آ رہی ہیں۔ مثلاً گزشتہ جنگ میں ہم نے جرمن افواج کو دیکھا۔ کہ وُہ بڑھتی چلی آ رہی تھیں۔ اور انگریزی اور فرانسیسی فوجیں پیچھے ہٹتی آ رہی تھیں۔ پیرس بالکل قریب آ گیا۔ یہاں تک کہ فرانس نے پیرس کو خالی کر دیا۔ اور یہ وُہ وقت تھا جبکہ سب کو یقین ہو گیا۔ کہ اب جرمن فوج پیرس میں داخل ہو جائے گی۔ اور یہ ایک دن کی بات ہے۔ مگر ہوتا کیا ہے۔ جرمن فوج کا کمانڈر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ یہ واقعہ معمولی واقعہ نہیں تھا۔ مَیں نے انہی دنوں میں "پائنیر" میں پڑھا۔ اس نے اس واقعہ کا ذکر کرکے لکھا تھا۔ کہ یہ ایک "لاینحل معمہ" ہے۔ کہ جرمنی اس قدر پیرس کے قریب آ کر کیوں پیچھے ہٹ گیا۔ حالانکہ تھوڑی سی بات تھی۔ کہ وُہ فتحیاب ہو جاتا۔ مگر یہ محض اللہ تعالےٰ نے تصرف کرکے اس کے دل کو پیچھے ہٹا دیا۔ اور جرمنی کا کمانڈر پیرس سے جو تھوڑی دیر تک جرمنی کا لقمہ ہونے والا تھا۔ پیچھے ہٹ گیا۔

ہٹلر چُوک گیا

اسی قسم کا نظارہ ہم نے اس جنگ میں بھی دیکھا۔ نتیجہ کا خدا کو ہی علم ہے۔ مگر ہم نے اس جنگ میں بھی ایسا ہی تصرف دیکھا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ جنگ میں دیکھا تھا۔ ابھی چار پانچ روز ہوئے امریکہ کا ایک تار چھپا ہے۔ کہ لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ انگلستان جو اب لارڈ لوتھین کی جگہ برطانیہ کے امریکن سفیر مقرر ہو کر امریکہ گئے ہیں انہوں نے بیان کیا ہے۔ کہ جب اس جنگ کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس وقت مؤرّخ یہ لکھیں گے۔ کہ ہٹلر نے جُون ۱۹۴۰ء میں اس جنگ کو کھو دیا۔ جبکہ فرانس کی طاقت ٹوٹ گئی۔ کیونکہ اس وقت حالات ایسے تھے۔ کہ اگر وُہ اس کے بعد بلا توقف انگلستان پر حملہ کرتا۔ تو اس کے لئے انگلستان کا فتح کرنا بالکل ممکن تھا۔

چنانچہ لارڈ ہیلی فیکس کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔ When history comes to be written, Hitler

will be found to have last the war in June 1940, when he faild to take advantage of the Situation existing after the Collapse of France. Then Germany might have been able to crash in, if She had acted quickly"

بہرحال یہ لارڈ ہیلی فیکس کی رائے اور بیان ہے۔ کہ ہٹلر چوک گیا۔ اور اس نے بڑی بھاری غلطی کی۔ کہ وہ آگے نہ بڑھا۔ حالانکہ یہ اس کے لئے شاندار موقعہ تھا جو اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ مگر یہ چوکنا انگریزوں کی بہادری کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے تصرف سے تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صداقت کا نشان

اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کرونگا۔ کہ جس طرح یہ جنگ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے ویسے ہی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت اور حقانیت کا بھی ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ آپ کو بعض رویاء اور الہامات ایسے کئے۔ کہ جو معمولی رویا اور معمولی الہام نہ تھے۔ بلکہ بڑے اہم تھے۔ جن کو قبل از وقت کوئی نہ جان سکتا تھا۔ مگر وہ اہم واقعات اسی جنگ کے دوران میں اسی طرح پورے ہوئے جیسے آپ پر ظاہر کئے گئے تھے۔ جن میں سے بعض آپ نے اس جلسہ سالانہ پر بیان کئے۔ اور آپ لوگ ان کو سن بھی چکے ہیں۔ اور وہ سب آپ کی حقانیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ کیونکہ وہ اس بات کا نشان ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت سے حصہ دیا گیا ہے۔ اور جو حق اور نور خدا کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ذریعہ جاری ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے رویا جنگ کے متعلق

وہ رویا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بیان فرمائے ان میں سے ایک (ممکن ہے کہ میرے بیان کرنے میں کوئی غلطی ہو جائے) یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک بادشاہ سبز لباس پہنے میرے سامنے سے گزارا گیا۔ اور پھر الہام ہوا Abdicated ایبڈی کیٹڈ۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ:-

"میں اسکی تعبیر یہ سمجھتا ہوں۔ کہ یا تو کوئی بادشاہ ہے جو اس جنگ میں معزول کیا جائیگا یا کسی معزول بادشاہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دوبارہ دنیا میں کوئی تغیر پیدا کرے گا"
(الفضل ۴ جون ۱۹۴۰ء)

مگر آپ کے اس الہام پر ابھی تین ہی دن گزرے تھے۔ کہ لیوپولڈ بلجیم کے بادشاہ نے جرمنی کے حملہ کی تاب نہ لا کر اپنی افواج کو حکم دیا۔ کہ ہتھیار ڈال دیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسکی رعایا نے اعلان کیا۔ کہ اب یہ ہمارا بادشاہ نہیں رہا۔ اسی طرح ایک اور بادشاہ نے لفظاً و معنیً بادشاہت سے دستبرداری کی۔ اور وہ رومانیہ کا بادشاہ ہے۔

اسی طرح آپ نے رویا میں دیکھا کہ:-

"میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوں۔ اور منہ مشرق کی طرف ہے میرے سامنے حکومت برطانیہ کی خفیہ خط و کتابت پیش کی جا رہی ہے۔ ایک کے بعد دوسری چٹھی میرے سامنے آتی ہے۔ یہ چٹھیاں انگریزی حکومت کی طرف سے فرانسیسی حکومت کے نام ہیں۔ ایک چٹھی میرے سامنے آئی جس میں حکومت برطانیہ نے فرانسیسی حکومت کو لکھا۔ کہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ جرمنی اس پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ اور قریب ہے۔ کہ اسے مغلوب کرے۔ اس لئے ہم آپ سے چاہتے ہیں۔ کہ انگریزی حکومت اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے۔ یہ چٹھی پڑھ کر میں بہت گھبرایا اور قریب تھا کہ میری آنکھ کھل جاتی کہ یکدم آواز آئی۔ کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے"
(الفضل ۱۸ جون ۱۹۴۰ء)

بظاہر تو یہ تھا کہ فرانس اچھی حالت میں ہے اور انگریز خطرہ کی حالت میں۔ اور وہ اس خطرہ کی حالت میں مدد کی درخواست کرتے مگر معاملہ اس کے الٹ ہوتا ہے۔ کہ جو پہلے ہی پچھلے گئے ان سے مدد کی درخواست کی گئی۔ اور کہا گیا کہ تم ہتھیار نہ ڈالو۔ ہم تمہیں آدھا ملک دیتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی بتایا کہ چھ ماہ کے بعد یہ حالت خطرہ کی نہ رہے گی۔ اور یہ نشان بھی پورے طور پر ظاہر ہو گیا۔ چنانچہ خود وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے ۱۹ دسمبر ۱۹۴۰ء کو پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے یہ کہا۔ کہ اگر ہم اپنی گزشتہ مئی و جون کی حالت پر نظر کریں۔ تو ہم میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو شکر گزاری کے جذبات سے خالی ہو کر کرسمس منائے۔ ہم نے اب اپنے جزیرہ کے گھر میں اپنے آپ کو محفوظ کر لیا ہے۔ حالانکہ ہماری طاقت مقابلہ ایک وقت اس حد تک پہونچ گئی تھی۔ کہ ہمارے بہت سے غیر ملکی بہترین دوست بھی ہماری مسلسل تاب مقاومت سے مایوس ہو گئے تھے۔

اس بیان میں وزیر اعظم نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ آج سے چھ ماہ قبل مئی و جون میں ہمارے گھر محفوظ نہ تھے۔ مگر اب محفوظ ہیں اس لئے ہم اطمینان اور شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ کرسمس مناتے ہیں۔

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کا یہ بیان اور لارڈ ہیلی فیکس کا یہ کہنا کہ جون ۱۹۴۰ء میں ہٹلر کا چوکنا اس کی خطرناک غلطی تھی۔ یہ بھی برطانیہ کے ان نازک حالات کا ثبوت ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے بتا دیا۔ کہ "یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے" یعنی مئی جون سے چھ ماہ کے بعد یہ خطرناک حالت جاتی رہے گی۔ حالانکہ جس وقت یہ رویا آپ نے بیان کیا۔ اس وقت اس حالت کے بدلنے کی بظاہر کوئی امید نہ تھی۔ ہٹلر خدا تعالیٰ کے تصرف کے ماتحت انگلستان پر فرانس کے گرنے کے معاً بعد حملہ آور ہونے سے چوک گیا۔ یہ اس لئے ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا رویا پورا ہو۔ اور انگلستان کو سنبھلنے کا موقعہ مل گیا۔ اگر اسی وقت حملہ کر دیتا تو پھر لارڈ ہیلی فیکس کی رائے کے مطابق فیصلہ ہی ہو جاتا۔ مگر خدا نے اسکو ایسا کرنے سے روک دیا۔ تا اس کے مسیح کے خلیفہ کی بات پوری ہو۔

اسی طرح ایک اور رویا آپ نے یہ بیان کی۔ کہ انگلستان کی حفاظت کا انتظام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے امریکہ سے ۲۸۰۰ جہاز آ رہے ہیں۔ اور میں ان کی وجہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ اب برطانیہ کے لئے خطرہ نہیں چنانچہ جسقدر جہازوں کا آپ کو رویا میں علم دیا گیا بالکل اسی قدر یعنی ۲۸۰۰ جہازوں کے بھیجے جانے کا امریکہ سے تار آیا تھا۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ رویا جو پورے ہوئے ہیں ایسے ہیں جیسے کہ انبیاء کے رویاء اور ان سے بالکل مشابہ ہیں۔ انبیاء کے رویا و کشوف والہامات میں یہ خصوصیت ہوتی ہے۔ کہ وہ اہم امور کے متعلق ہوتے ہیں۔ اور غیر معمولی رنگ میں پورے ہوتے ہیں۔ ایسا ہی اس وقت ہوا۔

خدا تعالیٰ کی گواہی

میں یہ رویا کیوں ذکر کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ ان نشانات کے ذریعہ ہمارا ایمان بڑھتا ہے۔ مگر ان رویا کے بیان کرنے سے میری ایک غرض اور بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل کفی باللہ شہیدا بینی و بینکم (رعد ع ۶) یعنی یا رسول اللہ اپنے مخالفوں کو کہدیں۔ کہ ہمارے اور تمہارے درمیان خدا تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ خدا کی گواہی یہ نہیں ہوتی۔ کہ وہ بولکر بتاتا ہے۔ بلکہ اس کی گواہی اس کے فعل سے ہوتی ہے۔ پس میں بھی اپنے ایک مخالف فریق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین نہیں۔ کہ وہ آئیں اور دیکھیں کہ ادھر کیسے اعلیٰ اور عجیب حیرت انگیز انکشافات اللہ تعالیٰ انبیاء کی طرح قبل از وقت ظاہر کرتا ہے۔ اور معمولی بھی نہیں بلکہ بڑے غیر معمولی رویا اور الہام کرتا رہتا ہے۔ مگر کیا ادھر سے بھی کبھی کوئی الہام یا رویا ایسا شائع ہوا۔ جو اپنے وقت پر جا کر پورا ہوا ہو۔ اور جس سے معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ انکے ساتھ ہے۔ اور انکی تائید کرتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ وہاں تو کچھ بھی نہیں۔ وہاں یہ روحانی پانی نہیں ملتا وہ لوگ ریگستان میں ہی پڑے سسکتے ہوئے پیاسے مر جائینگے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائید ادھر نہیں ادھر ہے۔ اور خدا کا یہ سلسلہ سچا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں

اور ان کی سچائی ثابت کرنے کے لئے آپ کے جانشین کے ذریعہ خدا تعالےٰ یہ نشان دکھا رہا ہے۔ اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ ویسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے نشانات کے ذریعہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقانیت اور سچائی ثابت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف اس مخالف فریق کا جھوٹا اور روحانیت سے خالی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں وہ بتائیں کیا خدا تعالےٰ کبھی گمراہ کے ذریعہ بھی نشان دکھایا کرتا ہے۔ کیا وہ ایسے اہم واقعات پر قبل از وقت رویاء اور الہام کے ذریعہ اس طرح گمراہوں کو اطلاع دیا کرتا ہے جو کہ پورے ہو جاتے ہوں۔ نہیں بلکہ یہ سب امور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانیت سے حصہ لینے کا ثبوت اور اس بات کا نشان ہیں کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین ہیں۔ مگر آپ کے فریق مخالف کی طرف تو ان باتوں میں سے کچھ بھی نہیں۔ ادھر تو سب خالی ہی خالی ہے۔ وہاں ایک سراب ہے۔ پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں اگر کچھ ہے تو پیش کریں۔

مولوی محمد علی صاحب سے

اب میں مولوی محمد علی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا خدا تعالےٰ کی یہ گواہی جو زمین و آسمان میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور سارا جہان جس کا گواہ ہے۔ کیا یہ گواہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صداقت کے لئے کافی نہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی گواہی ہو سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی اس گواہی کے مقابل میں وہ کس کی گواہی پیش کریں گے۔ وہ کیوں ان خدائی تائید اور نصرت کے نشانوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ کیونکہ یہ ایسے ہی نشانات ہیں۔ جو خدا تعالےٰ اپنے صادقوں کی تائید کے لئے دکھایا کرتا ہے۔ وہ ان پر غور کریں۔ خدا تعالےٰ ہمیں ان نشانوں سے ترقی ایمان کی توفیق دے اور سچا ایمان عطا فرمائے۔ آمین ٭

تعلیم و تربیت

غیر احمدی امام کی اقتداء میں نماز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تعلیمات میں سے جو احمدی اور غیر احمدی میں امتیاز اور فرق کرتی ہیں ایک تعلیم یہ ہے کہ غیر احمدی امام کی اقتداء میں نماز نہ پڑھی جائے۔ حضور کی یہ تعلیم ایسی واضح ہے کہ کسی کو اس بارہ میں کلام نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے حضور کی صحبت میں رہ کر فائدہ نہ اٹھایا۔ اور نہ حضور کی کتب کا حسب ہدایت بار بار مطالعہ کر کے علم حاصل کیا وہ ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔

گذشتہ سال ماہ دسمبر میں خاکسار بعض جماعتوں کے دورہ کے سلسلہ میں گوجرانوالہ گیا۔ تو ایک دوست نے ذکر کیا۔ کہ مولوی صدر الدین صاحب جو غیر مبایعین کے سرکردہ احباب میں سے ہیں یہاں آئے تھے۔ اور ان سے غیر احمدی امام کی اقتداء میں نماز کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے سراسر خلاف فتویٰ دے دیا۔ اور جب اربعین سے مولوی صاحب کے سامنے حضور کا یہ فرمان پیش کیا گیا کہ۔ "تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو" الخ تو مولوی صاحب حیران رہ گئے۔ اور اس حوالہ سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اور کوئی جواب نہ دے سکے۔

ذیل میں حضور کی اس تعلیم کے متعلق بعض حوالجات درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ مبائع احباب ان کے مطابق عمل رکھیں۔ اور دوسرے احباب اس تعلیم سے واقف ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جب خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے۔ اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے۔ کہ امامکم منکم۔ یعنی جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوئے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۸ حاشیہ)

غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

(۲) مخالف کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی۔ پرہیز گار کے پیچھے نماز پڑھنے سے آدمی بخشا جاتا ہے۔ نماز تو تمام برکتوں کی کنجی ہے۔ نماز میں دعا قبول ہوتی ہے۔ امام بطور وکیل کے ہوتا ہے۔ اس کا اپنا دل سیاہ ہو۔ تو پھر دوسروں کو کیا برکت دے گا۔ (الحکم ۱۳ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۳) "میرا مذہب تو یہی ہے کہ کسی غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے کہ اپنی جائے قیام پر نماز پڑھ لیوے اور کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ بعض ائمہ دین سالہا سال مکہ میں رہے۔ لیکن چونکہ وہاں کے لوگوں کی حالت تقویٰ سے گری ہوئی تھی اسلئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارا نہ کیا۔ اور گھر میں تنہا پڑھتے رہے۔ یہ چار مصلے جو اب ہیں یہ تو پیچھے بنے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہرگز نہ تھے۔ اس وقت ایک ہی مصلے تھا اور اب بھی جب تک چاروں اٹھ کر ایک ہی مصلے نہ ہوگا تب تک وہاں توحید اور راستی ہرگز نہ پھیلے گی۔" (فتاویٰ احمدیہ جلد اول)

اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

(۴) "صبر کرو۔ اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتری اور نیکی اسی میں ہے۔ اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے۔ اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا دار روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔ تم اگر ان سے ملے رہے تو خدا تعالےٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت اگر الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔" (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

یہ حوالہ غیر مبایعین کے لئے عبرت کی جگہ ہے کہ انہوں نے غیروں سے الگ ہو کر جماعت کی ترقی نہ چاہی۔ تو نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اکثریت میں ہو کر اقلیت میں ہو گئے۔

ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:۔ ایسے لوگوں کی نسبت سوال ہوا جو نہ مکفر ہیں نہ مکذب اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا گیا" (۵) جواب:۔ فرمایا۔ "اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ" با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام"۔ تو وہ اشتہار دیدیں کہ ہم نہ مکذب ہیں نہ مکفر بلکہ بزرگ نیک۔ ولی اللہ سمجھتے ہیں۔ اور مکفرین کو اس لئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں کافر جانتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہو کہ وہ سچ کہتے ہیں۔ ورنہ ہم انکا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں۔ اور کیونکر انکے پیچھے نماز کا حکم دے سکتے ہیں۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔ نرمی کے موقعہ پر نرمی اور سختی کے موقعہ پر سختی کرنی چاہیئے۔ فرعون میں ایک قسم کا رشد تھا اور اسی رشد کا نتیجہ تھا کہ اس کے موہنہ سے وہ کلمہ نکلا جو صدہا ڈوبنے والے کفار کے موہنہ سے نہیں نکلا۔ یعنی آمنت بالذی لا الہ الا ھو اس کے ساتھ نرمی کا حکم ہوا فقولا لہ قولاً لیناً اور دوسری طرف نبی کریمؐ کو فرمایا واغلظ علیھم معلوم ہوتا ہے ان لوگوں میں بالکل رشد نہ تھا۔ پس ایسے معترضین کے ساتھ صاف صاف بات کرنی چاہیئے۔ تاکہ ان کے دل میں جو گند و خبث پوشیدہ ہے نکل آوے۔ اور ننگ جماعت نہ ہوں"۔ (البدر ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء)

(۶) ایک اور موقعہ پر فرمایا۔ "اول تو کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں لوگ واقف نہ ہوں۔ اور جہاں ایسی صورت ہو۔ کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں۔ تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا۔ اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں اکیلے پڑھو۔ خدا تعالیٰ اس وقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الٰہی کی مخالفت ہے"۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص۱۹)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ واضح تعلیم ہے کہ کسی غیر احمدی کی اقتداء میں کسی جگہ نماز نہیں ہوتی۔ اور جو لوگ احمدی کہلا کر

شاہ حبشہ (نجاشی) کی کامیابی کے لئے دعا

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حبشہ پر اٹلی کا قبضہ

چند سال ہوئے اٹلی نے ناحق ملک حبش پر حملہ کیا۔ اور اسے تباہ و برباد کر کے نہتے لوگوں پر بم برسا کر مکانوں کو کھنڈرات بنا دیا۔ اور زہریلی گیس سے کام لے کر ملک اپنے قبضہ میں لے لیا۔ وہاں کا شہنشاہ ہیل ہلاسی بھاگ کر انگریزوں کے ملک میں پناہ گزین ہوا۔ اور آج تک وہاں پناہ گزین رہا۔ لیکن آج جبکہ خدا کے فضل سے انگریز افریقہ میں کامیابی پر کامیابی دیکھ رہے ہیں۔ ہیل ہلاسی انگریزی طیاروں میں انگریزوں کی حفاظت میں اپنے ملک میں داخل ہو گیا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ پھر اپنے ملک پر قبضہ حاصل کرے۔ یہ بادشاہ کون ہے؟ یہ نجاشی ہے۔ مسلمانو! جانتے ہو۔ نجاشی کسے کہتے ہیں؟ نجاشی لقب ہے۔ حبشہ کے عیسائی بادشاہوں کا۔ پتہ بھی ہے۔ کہ یہ لقب کب سے ہے؟ یہ لقب سرور کائنات کیوقت بلکہ پہلے سے ہے۔

شاہ حبشہ کا احسان

مسلمانو! کیا یہ بھی پتہ ہے۔ کہ ہماری گردن کس نجاشی کے احسانات سے دبی ہوئی ہے۔ ہاں ہمیں خوب معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں کی گردن ایک نجاشی کی ممنون احسان ہے۔ وہ کسطرح؟ اس طرح کہ دعوے نبوت کے چند سال بعد جب مکہ والوں نے حضور اور حضور پر ایمان لانے والوں کو سخت سے سخت تکلیفوں کا تختۂ مشق بنانا شروع کیا تو حضور نے اپنے صحابہ سے فرمایا۔ کہ جاؤ اب اس ملک میں تمہارے لئے امن نہیں۔ تم عادل بادشاہ نجاشی کے ملک میں چلے جاؤ وہاں تم کو عدل و انصاف رحم و کرم سے واسطہ پڑے گا۔ چنانچہ حضرت عثمان غنیؓ اور پھر حضرت جعفرؓ کے ہمراہ دو دفعہ مسلمان ملک حبش میں گئے جہاں باوجودیکہ مکہ والوں کی سازشوں اور کوششوں کے وہاں کے نجاشی نے جس کا نام اَصْحَمَہ تھا نہایت آرام و آسائش سے مسلمانوں کو جگہ دی اور مسلمان پندرہ سال وہاں امن اور چین سے زندگی بسر کرتے رہے اُسی زمانہ میں ایک غنیم نجاشی پر حملہ آور ہوا۔ احادیث میں لکھا ہے۔ کہ یہ خبر سنکر حبشہ کے مہاجرین گریہ وزاری سے باری تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں لگ گئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نجاشی کو فتح دے کیونکہ وہ مسلمانوں کا محسن ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی دعائیں قبول فرمائیں اور نجاشی اپنے دشمن پر فتح آور ہوا۔

حبشہ ہمیشہ حبشیوں کے قبضہ میں رہا

اس کے بعد حضور علیہ السلام کے وصال پر عرب کی سلطنت خلفاء راشدین کے ہاتھ آئی تو انہوں نے خدا کے فضل سے عرب کے دائیں بائیں تمام ملک فتح کر لئے یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں افریقہ کا تمام شمال مغربی علاقہ اور مشرق میں چینی ترکستان تک اور شمال میں ایشیائے کوچک تک لاکھوں مربع میل علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں تھا اور علاقہ بھی کسریٰ و قیصر جیسے زبردست بادشاہوں کا۔ مگر سب سے کمزور ملک حبشہ مسلمانوں کی دست برد سے باہر رہا۔ حالانکہ اوس کا فتح کر لینا مسلمانوں کی فوج ظفر موج کے لئے چند ہفتوں کا کام تھا۔ لیکن یہ ملک نہ خلفاء اربعہ کے زمانہ میں فتح کیا گیا اور نہ بعد میں بلکہ آجتک حبشیوں کا یہ ملک اہل حبش ہی کے قبضہ میں رہا ایسا کیوں ہوا؟ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی رو کی لپیٹ میں یہ ملک کیوں نہ آیا؟ صرف اس لئے کہ سرور کائنات کے زمانہ میں اس ملک میں چند مسلمانوں نے بے کسی اور بے بسی کی حالت میں پناہ لی تھی اور وہاں کے بادشاہ نے انہیں مکہ والوں کے ظلم سے نجات دی تھی پس چند مٹھی بھر آدمیوں پر احسان کیوجہ سے قیامت تک کیلئے ملک حبش مسلمانوں پر حرام ہو گیا۔

اللہ اکبر ہمارا نبی کیسا احسان شناس تھا اور اللہ اکبر اوس کے خلفاء کیسے احسان ماننے والے اور ہاں اللہ اکبر مسلمان من حیثیت القوم کیسے ممنون احسان ہونے والے ہیں۔ اے کاش غیر قومیں مسلمانوں کی شرافت کا اندازہ اس ایک واقعہ سے ہی کریں اور پھر سوچیں کہ جس قوم میں یہ شرافت ہو۔ اوس کو اور اوس کے سردار کو گالیاں دینا کیسا شنیع فعل ہے۔

شاہ حبشہ کے لئے دعا

پس ہم مسلمان حبشہ کے ایک بادشاہ کے جس کی ہڈیوں کا بھی قبر میں نام و نشان نہیں رہا ممنون احسان ہیں۔ اور آج بھی ہم احمدیوں کا جو کہ اس زمانہ میں سرور کائنات اور آپ کے پاک خلفاء کی مسند پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ فرض ہے۔ کہ اسوقت نہایت درد دل سے دعا کریں۔ کہ اے ہمارے مالک ایک زمانہ تھا۔ کہ ہمارے روحانی باپ دادا مارے مارے پھرتے تھے اون کو سر چھپانے کو جگہ نہ تھی اُن کے رشتہ دار اور دوست اون کی جان کے دشمن ہو گئے تھے اے ہمارے مالک اوسوقت ہماری جان سے پیارے آقا نے ہمارے بزرگوں کو کہا کہ جاؤ ملک حبش میں چلے جاؤ۔ سنا ہے کہ وہاں کا عیسائی بادشاہ نہایت عادل اور منصف ہے۔ تمہیں وہاں امن اور آرام ملے گا۔ اے ہمارے حقیقی بادشاہ یہ سنکر ہمارے باپ دادا چھپ چھپ کر کشتیوں میں بیٹھ کر عرب سے بھاگ کر حبشہ پہنچے اون کے کافر رشتہ دار بھی اون کے پیچھے پیچھے ایک جہاز کرایہ پر لے کر حبشہ میں پہونچے اور وہاں کے بادشاہ سے جھوٹی سچی باتیں کہہ کر اور بادشاہ کے درباریوں کو بہت سے تحائف دیکر اپنے ساتھ ملا کر بادشاہ کے کانوں تک بڑی بڑی سفارشیں پہنچائیں۔ لیکن اے ہمارے پاک و برتر علیم و خبیر خدا تو خوب جانتا ہے۔ کہ حبشہ کے بادشاہ نے دشمنوں کی یکطرفہ باتیں نہ سنیں بلکہ دونوں فریق بلائے گئے اور بادشاہ نے بالمشافہ دونوں کی باتیں سنکر نہایت انصاف سے فیصلہ فرمایا اور ہمارے بزرگوں کے دشمنوں کو خائب و خاسر لوٹا دیا اور ہمارے بزرگ غزوۂ خیبر تک یعنی قریباً پندرہ برس تک اوس ملک میں نہایت عزت اور آسائش سے زندگی بسر کرتے رہے۔ اے ہمارے بادشاہ ہمارے سروں پر اس ملک اور اوس سلطنت اور اوس قوم کا بڑا بھاری احسان ہے۔ اور ہم مسلمان جن کا نام ہی سلام و سلامتی سے مشتق ہے۔ صلح جوئی اور امن پسندی اور سلامتی کے تمام طریقوں کو اپنی فطرت میں لئے ہوئے ہیں۔ اور احسان فراموشی ہماری فطرت سے کوسوں دور اور احسان شناسی کا ہماری فطرت میں خمیر ہے۔ اس لئے اے قادر و توانا مالک اسوقت وہ قوم ایک متمدن مگر ظالم قوم کے ناجائز قبضہ میں ہے۔ اے بادشاہ تو ہماری دعائیں سن اور اوس چودہ سو برس پیشتر کے احسان کے بدلہ میں اس ہماری محسن قوم کو اٹلی کے جابرانہ قبضہ سے نجات دے۔ اے سچے بادشاہ مالک الملک اور شاہوں کا شاہ تیرا نام ہے۔ حکومتیں اور سلطنتیں تیرے بزرگ و برتر نام سے زینت پاتی ہیں۔ سکہ تیرے نام کا ہی چلتا ہے۔ اور ہر حکومت کے نگینہ پر تیرا نام ہی کندہ ہے۔ اور یہ جو دنیا میں ہماری ناقص اور محدود لغت کی کتابیں اور ڈکشنریاں بعض انسانوں پر لفظ بادشاہ کا اطلاق کرتی ہیں۔ یہ سب مجازی استعمال ہیں۔ ورنہ جو آج ہے اور کل نہیں وہ بھی بادشاہ کہلانے کا مستحق ہے؟ اور کیا فانی انسان بھی سلطان کے لقب سے ملقب کئے جانے کے قابل ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں یہ تو سب مجازی کلمات اور استعارہ کی باتیں ہیں۔ کیونکہ تو خود فرماتا ہے

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ

آج سلطنت کس کے ہاتھ میں ہے

پھر خود ہی جواب دیتا ہے۔

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

صرف اللہ واحد و قادر کے ہاتھ میں

بلکہ جن لوگوں کو مجازی طور پر ہم بادشاہ کہتے ہیں وہ بھی صرف تیری مرضی سے حکومت کرتے ہیں۔ ورنہ اون کی کیا مجال کہ تخت شاہی پر قدم رکھ سکیں جیسا کہ تو خود ہمیں حکم دیتا ہے۔ کہ ہم روز و شب تیرے حضور عرض کرتے رہیں کہ

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ

اے نبی اور اے ہر مخاطب تیرا فرض ہے کہ تو ہمیشہ ہماری درگاہ میں عرض کرتا رہ کہ اے اللہ تو ہی تو سلطنتوں کا مالک ہے

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ

تیری تو سلطنت اوس کو ملتی ہے جسے تو چاہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ

اور تیری تو جس سے چاہے سلطنت چھین لیتا ہے۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ

بلکہ سلطنت کیا معمولی سی عزت بھی اوسے ہی ملتی ہے جس کو دینے کا تیرا منشا ہو۔

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

اور ذلت ہی ذلت آدمی کے حق میں ہے جسے ذلیل کرنے کا تیرا منشا ہو۔

بِيَدِكَ الْخَيْرُ

گو سلطنت کا جانا یا ذلت پانا یہ سب اپنے اعمال کی شامت ہے ورنہ تیرے ہاتھ میں تو لوگوں کے لئے محض خیر ہی خیر ہے۔

پس اے سچے اور حقیقی بادشاہ تو ہیل ہلاسی نام نجاشی پر نظر رحمت فرما اور اس کا کھویا ہوا ملک اس کو دوبارہ عنایت فرما اور اٹلی کی فوجوں کو انگریزی فوجوں کے مقابلہ میں ایسی مکمل اور نمایاں شکست دے کہ وہ پھر اس ملک پر قبضہ نہ کر سکے۔ اے زمین و آسمان کے مالک انگریزوں کو توفیق عطا فرما کہ وہ اس مظلوم ملک کو ظالم کے قبضہ سے آزاد کر کے نجاشی کے سپرد کر دیں اے ہمارے پاک و برتر خدا تیرے پاک ناموں اور اسماء حسنہ میں سے ایک نام تیری پاک و بزرگ کتاب میں شکور بھی آیا ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ سب سے زیادہ شکرگذار اور سب سے بڑھ کر قدردان۔ پس اے ہمارے شکور خدا تجھ سے بڑھ کر کون شکرگذار اور قدردان ہوگا تو ہیل ہلاسی نجاشی پر احسان کر کیونکہ اس کے ایک پیش رو اَصْحَمَةَ نجاشی نے تیرے پاک نبی کے پاک صحابہ پر احسان کیا تھا تو اٹلی کی فوجوں کو بھگا دے۔ انہیں خائب و خاسر رکھ اور ظالموں کو وہاں سے نکال دے اور مظلوم حبشیوں اور ان کے بادشاہ نجاشی کو وہاں جگہ دے تاکہ ایک دفعہ دنیا پھر دیکھے کہ سچوں اور مظلوموں کو پناہ دینا کبھی ضائع نہیں جاتا۔ آمین اے ہمارے پاک و برتر خدا آمین۔

دے سکے۔ اور ادھر ادھر موضوع سے باہر جا کر غیر متعلقہ باتیں پیش کر کے پبلک کو غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کرتے رہے۔

دوران مناظرہ میں ایک مرتبہ غیر احمدی مناظر نے اپنی تائید میں آیت وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا کو پیش کیا اور فلا تمترن کو صیغہ واحد اور اس کا مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا۔ اس پر احمدی مناظر نے ان کو چیلنج کیا کہ اگر وہ ثابت کر دیں کہ تمترن صیغہ واحد ہے اور اس کا مخاطب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو منہ مانگا انعام لیں۔ اور جو دعویٰ انہوں نے اپنی تقریر میں کیا ہے اس کو تحریری طور پر بھی لکھ دیں۔ اگرچہ آخر وقت تک بار بار توجہ دلائی گئی لیکن انہوں نے ہمارے مطالبہ پر کان نہ دھرا۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے مناظرہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔

سید اعجاز احمد۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ

مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں ختم نبوت پر مناظرہ

۳۰ جنوری ۱۹۴۱ء مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں جماعت احمدیہ اور اہل سنت والجماعت کے درمیان مسئلہ "ختم نبوت" پر بہت کامیاب مناظرہ ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد نذیر صاحب اور جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مناظر تھے۔ یہ مناظرہ تین گھنٹہ تک جاری رہا۔ غیر احمدی مناظر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت کے بالکل مسدود ہونے کی تائید میں جس قدر دلائل پیش کر کے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کی کوشش کی ان سب کو احمدی مناظر نے دلائل عقلیہ و نقلیہ سے بے بنیاد ثابت کیا۔ نیز سامعین پر واضح کیا کہ ایک طرف تو غیر احمدی مناظر یہ دعویٰ پیش کر رہے ہیں کہ آیت خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا۔ بند کر دیا۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی خواہ نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ اور دوسری طرف ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ گویا ان کا اپنا عقیدہ ہی ان کے دعویٰ کو غلط اور بے بنیاد ثابت کر رہا ہے۔ آخر وقت تک غیر احمدی مناظر اس کا کچھ جواب نہ

حلقہ لائل پور کے لئے مبلغ

مجھے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اضلاع لائل پور۔ جھنگ۔ سرگودھا اور شیخوپورہ میں تبلیغ کرنے کے لئے لائل پور کو مرکز بنا کر یہاں بھیجا گیا ہے۔ اس لئے ان اضلاع کے جو احمدی احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جلسہ سالانہ پر ارشاد کے مطابق اپنے غیر احمدی رشتہ داروں یا دوستوں وغیرہ کے دیہات اور علاقوں میں ساتھ جا کر تبلیغ کرا سکیں وہ مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ خاکسار محمد یار عارف مسجد فضل امین

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲ فروری - آج صبح قریباً ایک درجن وردی پوش اور بیلچوں سے مسلح خاکسار مارچ کرتے ہوئے بھاٹی دروازہ کی طرف آئے اور کچہری گارڈ بھاٹی دروازہ کی طرف گزر گئے - اطلاع ملنے پر پولیس آئی - مگر وہ سبھی روپوش ہو گئے - اور گرفتار نہ کئے جا سکے -

لنڈن ۲ فروری - جنوری کے دوسرے ہفتہ میں برطانیہ کے لوگوں نے جنگی امداد کے لئے اپنے اخراجات میں سے ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کی بچت کر کے وار بانڈ خرید کئے -

بخارسٹ ۲ فروری - ایک رومانوی غورست نے آج یونیورسٹی کے سامنے تین رومانوی افسروں کو جن میں ایک کرنل بھی تھا - گولی مار کر ہلاک کر دیا -

دہلی ۲ فروری - حکومت ہند کے سپلائی ممبر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آج کلکتہ سے پٹنہ روانہ ہو گئے

وشی ۲ فروری - معلوم ہوا ہے - کہ سیام اور ہند چینی میں معاہدہ ہو چکا ہے اس کے مطابق دونوں ملک اپنی اپنی فوجیں واپس بلا لیں گے - ذرائع آمد و رفت بحال ہو جائیں گی - اور مخالفانہ پروپیگنڈا بھی بند کر دیا جائے گا - لیکن ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ سیام ابھی مصالحت پر آمادہ نہیں -

لنڈن ۲ فروری - اطالوی ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جو اطالوی فوجیں بن غازی کی طرف برطانوی فوجوں کی پیش قدمی کو روک رہی ہیں - ان کی امداد کے لئے جرمن ہوائی جہازوں کے دستے پہنچ گئے ہیں - اور آج پہلی دفعہ انہوں نے برطانیہ کے ساحلی اڈوں پر بمباری کی -

لنڈن ۲ فروری - ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ وزارت کے اجلاس میں سابق افسروں کو بھی مدعو کیا گیا تھا ایک سابق وزیر اعظم نے مشورہ دیا - کہ اگر امریکہ برطانیہ کی امداد کا بل پاس کر دے تو جاپان فوراً امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کر دے آج ٹوکیو کے امریکن سفارت خانہ کے باہر جاپانی نوجوانوں نے مخالفانہ مظاہرے کئے - صدر روز ویلٹ مردہ باد اور جاپان و امریکہ کی جنگ لازمی کے نعرے لگائے

لنڈن ۲ فروری - کینیڈا لڑائی کے کام میں برطانیہ کو جو مدد دے رہا ہے اس کے بارہ میں آج کینیڈا کے ایک وزیر نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ کینیڈا صرف ایک سال میں اتنا گولہ بارود تیار کر لے گا - جتنا گزشتہ جنگ میں چار سال کے عرصہ میں تیار ہوا تھا انہوں نے کہا کہ کئی باتوں سے معلوم ہوتا ہے - کہ جرمنی برطانیہ کا من ویلتھ کو تباہ کرنے کی جلد کوشش کرے گا - اس کے لئے کینیڈا نے جو تیاری کی ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ ۲۵ نئے ہوائی جہازوں کے دستے تیار کر کے سمندر پار بھیجے گا . کینیڈا کے سمندری بیڑہ میں اس وقت ۱۷۵ جہاز ہیں - جنہیں بڑھا کر ۴۱۳ تک پہنچا دیا جائے گا - پیدل فوج - ٹینکوں اور ہتھیار بند گاڑیوں کے بھی بہت سے دستے سمندر پار بھیجے جائیں گے - اسی طرح کینیڈا وہ مال بھی تیار کرے گا جو برطانیہ کو امریکہ سے نہیں مل سکتا -

لنڈن ۳ فروری - آسٹریلیا کے ہوائی محکمہ کے ایک وزیر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آسٹریلیا کو اپنی حفاظت کا بہت جلد انتظام کرنا چاہیئے - کیونکہ حالات خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں

لنڈن ۳ فروری - جنوبی افریقہ کے وزیر خزانہ نے ایک تقریر میں کہا کہ اگر تاریخ میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اس جنگ نے کونسے تین بڑے آدمی پیدا کئے ہیں تو مسٹر چرچل مسٹر روز ویلٹ اور جنوبی افریقہ کے وزیر جنرل سمٹس کا نام لکھا جائے گا -

لنڈن ۳ فروری - اریٹریا کے ایک شہر برنٹو میں ایک اطالوی ڈویژن کو گھیرے میں لے لیا گیا ہے اور انگریزی توپیں شہر پر بم برسا رہی ہیں -

لنڈن ۳ فروری - کل رات برطانیہ پر دشمن کے ہوائی جہازوں نے کوئی سرگرمی نہیں دکھائی گزشتہ چودہ راتوں میں سے تیرہ راتیں ایسی گذری ہیں کہ ان میں جرمنی سے ہوائی جہاز حملہ کے لئے نہیں آئے

لنڈن ۳ فروری - پچھلے مہینہ میں جرمنی اور برطانیہ کو ہوائی جہازوں کا جو نقصان برداشت کرنا پڑا اس کے متعلق ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اگر برطانیہ کا ایک جہاز تباہ ہوا تو دشمن کے سات - برطانیہ سمندری کنارہ پر جرمن کے ۲۳ جہاز کام آئے اور برطانیہ کا صرف ایک جہاز تباہ ہوا - دشمن کے مقبوضہ و مفتوحہ علاقہ میں جرمن کے سات اور برطانیہ کے ۱۸ جہاز کام آئے - بحیرہ روم کے مورچوں میں دشمن کے ۸۷ جہاز ہوا میں اور ۹۳ زمین پر برباد کر دیئے گئے برطانیہ کے صرف ۱۴ جہاز کام آئے

کلکتہ ۳ فروری - پولیس کی درخواست پر عدالت نے مسٹر سبھاش چندر بوس کے وارنٹ گرفتاری کی میعاد اگلے سوموار تک بڑھا دی ہے - نیز ان کی جائداد کی ضبطی کا اعلان کر دیا ہے

لنڈن ۳ فروری - آج امریکہ کی سینیٹ میں برطانیہ کو مدد دینے کے بل پر بحث ہو رہی ہے -

دہلی ۳ فروری - آج نئی دہلی سے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ افریقہ میں ہندوستانی فوجوں کے موٹر دستے پیدل دستے اور انجنیئر آگے بڑھ بڑھ کر حصہ لے رہے ہیں - اطالویوں نے پیچھے ہٹتے ہوئے ایک گھاٹی میں بڑے بڑے گڑھے کھود دیئے اور بارودی سرنگیں بچھا دی تھیں - جس سے خطرہ تھا - کہ آگے بڑھنا زیادہ دیر کے لئے رک جائیگا لیکن سفر مینا دستوں نے ایسی پھرتی سے کام کیا - کہ چھ گھنٹے کے اندر اندر رستہ صاف کر دیا - یہ علاقہ ہندوستان کے سرحدی علاقہ سے ملتا جلتا ہے - اس لئے ہندوستانی فوج کو لڑنے کا ڈھنگ خوب آتا ہے -

لنڈن ۳ فروری - ابی سینیا میں اطالویوں نے ایک اہم مقام خالی کر دیا ہے اور اطالوی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں - جن کو ابی سینیا کے باشندے پریشان کر رہے ہیں - اور برطانوی موٹر دستے ان کے پیچھے بڑھتے جا رہے ہیں -

ایتھنز ۳ فروری - یونان میں غیر ملکی نامہ نگاروں کو یقین ہو چکا ہے - کہ یونانی فوجوں کے مقابلہ میں اطالوی فوجوں کے ۹۰ فی صدی سپاہی لڑنے کے قابل نہیں رہے - یونان کے تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ خاص خاص مقامات پر حملے کامیاب رہے ہیں - اور اطالوی قیدی پکڑے گئے -

واشنگٹن ۳ فروری - مسٹر روز ویلٹ نے اس ایسوسی ایشن کا ممبر بننا منظور کر لیا ہے - جو یونان کی امداد کے لئے فنڈ جمع کر رہی ہے -

لنڈن ۳ فروری - افریقہ میں اطالوی فوجوں کو جو مات پر مات ہو رہی ہے - اس سے اطالویوں میں بہت گھبراہٹ پھیل رہی ہے - روم ریڈیو نے مزید ناکامیوں کی خبریں سننے کے لئے لوگوں کو تیار کرتے ہوئے کہا - ممکن ہے انگریزی فوجیں اور آگے بڑھ جائیں - اس لئے صبر سے خبروں کا انتظار کرنا چاہیئے - خواہ وہ اچھی ہوں یا بری - نیز کہا - انگریزی فوجوں کو روکنا بہت مشکل کام ہے

لنڈن ۳ فروری - کل رات ماسکو ریڈیو نے بتایا - کہ جاپانیوں کو چین میں کچھ اور ناکامیاں ہوئی ہیں - چینیوں نے جوابی حملہ شروع کر دیا ہے

رہتک ۳ فروری - آج یہاں گورنر بہادر کا دربار ہوا - اور ضلع رہتک کی طرف سے ایک دوسرے ہوائی جہاز کے لئے گورنر بہادر کو رقم دی گئی - انہوں نے تعریف کی - کہ اس ضلع کے لوگ شوق سے فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں

دہلی ۳ فروری - آج ایڈیٹروں کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی گئی - کہ ہم نازی ازم

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر : غلام نبی